بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیشوائے دیوبند و علمائے دیوبند کی مسلمہ کتب و عبارات سے

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہنے کا جواز

نیز: قیام تعظیمی، حیات النبی، بزرگوں کو چومنا، بارگاہ رسالت میں اولیاء کی آمد و رفت اور پہچان، علم مصطفےٰ، اولیاء کا بعد از وصال بولنا و دیگر مسائل مختلفہ کا ضمناً ثبوت

مرتبہ

خادم اہل سنت: محمد سراج احمد سعیدی القادری

خطیب جامع مدینہ مسجد مدرسہ اسلامیہ مدینۃ العلوم انصار کالونی ۵ ملتان

تبلیغی ہدیہ ـــــــ ایک روپیہ

رباعی

یا صاحب الجمال و یا سیّد البشر
من وجهك المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

نام کتاب ـــــــ یا رسول اللہ کہنے کا جواز
نام مولف ـــــــ مولانا محمد سراج احمد سعیدی ۔ اوچشریف
سن طباعت ـــــــ مارچ ۱۹۸۴ء
تعداد ـــــــ ایک ہزار
بتعاون ـــــــ حاجی غلام مصطفےٰ صاحب انصاری
صوفی محمد شفیع صاحب صابری
منتظم اشاعت ـــــــ حاجی محمد سلیم صابری (نعت خواں)
ناشر ـــــــ ادارہ تحفظ دین مدینہ مسجد انصار کالونی ملتان

سید الیکٹرک پریس ملتان

گذارش

مخیر حضرات کی خدمت ہیں کہ اشاعت کتب کیلئے مالی تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ـــــــ شکریہ ۔

مولف رسالہ ھذا کے ساتھ رابطہ قائم کریں ۔

"یا رسول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کا جواز

علمائے دیوبند اور وہابیہ کے مستند امام مولوی ابن قیم الجوزیہ متوفی ۷۵۱ھ آیت "لا تجعلوا دعاء الرسول"[1] کے تحت لکھتے ہیں۔

امرہ سبحانہ ان لا یدعی رسولہ بما یدعو الناس بعضہم بعضاً بل یقال یا رسول اللہ ولا یقال یا محمد[2]

کہ اللہ پاک نے حضور کے غلاموں کو حکم دیا ہے کہ وہ آپس میں جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہیں ایسے نہ پکاریں بلکہ آپ کو "یا رسول اللہ" سے پکاریں اور بتقاضائے ادب یا محمد بھی نہ پکارا جائے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲) مولوی ابن قیم صاحب کا ایک اور ذکر کیا ہوا واقعہ ہدیہ نظر ہے جس کو اہل سنت کے امام برحق حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے بھی نقل فرمایا ہے۔

حضور پُر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت کے ولی حضرت شبلی بغدادی، حضرت ابوبکر مجاہد کے پاس گئے۔ حضرت مجاہد اپنے زمانہ کے واجب التعظیم عالم دین تھے آپ حضرت شبلی کو دیکھ کر تعظیماً[3] اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت شبلی کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ عزت واحترام سے پیش آئے۔ مجلس میں بہت سے علماء کرام موجود تھے۔ حضرت مجاہد کو وہ کہنے لگے۔ آپ نے کمال کر دیا۔ ایک طرف تو آپ بھی اور بغداد کے شہری بھی شبلی کو دیوانہ کہتے ہیں۔ اور دوسری طرف آپ اس کی اتنی تعظیم وتکریم کر رہے ہو۔ حضرت مجاہد نے فرمایا کہ احترام شبلی کے لئے نہیں بلکہ اپنے آقا و مولا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سنت کی ہے۔ آج رات میں نے خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ

سے ۱ :- قرآن مجید پ ۱۸ سورۃ النور آیت ۶۳ سے ۲ :- جلاء الافہام صہ ۸۸ عربی

سے ۳ :- وہابی مسلک میں کسی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا بھی شرک ہے۔ تقویۃ الایمان صہ ۵۳

علیہ وسلم کی بارگاہ میں شبلی کو آتے دیکھا تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ کر اُٹھے اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا اور نہایت شفقت سے اپنے پاس بٹھایا۔ میں نے عرض کی۔ "یا رسول اللہ! آپ شبلی پر اتنی شفقت فرما رہے ہیں۔ وہ اس انعام و کرام کا کس طرح مستحق ہے"۔ آپ نے فرمایا! شبلی ہر نماز کے بعد آیت "لقد جاء کم رسول من انفسکم[1] الخ کے بعد مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ لہٰذا مجھے پیارا لگتا ہے وہ درود یہ ہے۔ صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ علیک یا محمد۔[2] ثلثا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

نوٹ:۔ ابن قیم کی اس روایت سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

(۱) مافوق اپنے ماتحت کی عزت افزائی کے لئے قیام تعظیمی کرے تو جائز ہے۔

(۲) محبت سے پیشانی کا چومنا جائز ہے اور اسی طرح دست و پا بھی۔

(۳) اولیاء اللہ بارگاہ نبوی میں آتے جاتے ہیں۔ وہ بھی اور سرکار بھی ایک دوسرے کو جانتے پہچانتے ہیں۔

(۴) غلام۔ اُمتی۔ مسلمان جو کام کریں۔ جہاں کریں، جب کریں حضور پُرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام سب جانتے ہیں۔

(۵) نماز کے بعد مخصوص آیتیں اور "یا" ندائیہ کے ساتھ درود شریف پڑھنا جائز اور باعث اجابت و نجابت ہے۔

۳۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جو علمائے اہل سنت (بریلوی) کے علاوہ دیوبندیوں وہابیوں کے با اعتبار اور قابلِ رشک عالم دین اور امام ہیں۔ وہ "یا"[3] والے درود شریف سے بارگاہ بے کس پناہ میں یوں ندا کرتے ہیں ؎

---

[1] :۔ قرآن مجید پ ۱۱ سورۃ التوبہ [2] :۔ جلاء الافہام عربی ص ۲۵۸ و مرج البحرین شیخ محقق ص ۸۵ و ص ۸۶ [3] :۔ اوراد فتحیہ یعنی انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص ۱۸۱ و ص ۱۸۲

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الصلوۃ والسلام علیک یاحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پندرہ ندائیں ان کے علاوہ موجود ہیں یہ کل سترہ ندائیں بنتی ہیں[1] جو اوراد فتحیہ میں موجود ہیں۔ ایک بار پڑھنے سے سترہ دفعہ "یارسول اللہ یاحبیب اللہ" کہنا پڑتا ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے زندگی میں کتنی بار اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب مدینے کے تاجدار کو پکارا ہوگا۔

عقل ہوتی تو نہ ان سے لڑائی لیتے ۔۔۔ یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا

توئی سلطان عالم یامحمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔ زروئے لطف سوئے من نظر کن (مولانا جامیؒ)

اوراد فتحیہ یعنی الصلواۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کہنے کی مقبولیت کے بارے میں شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں۔

پھر فرض صبح کے پڑھے جب سلام پھیرے اوراد فتحیہ (الصلواۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔ آخیر تک) پڑھنے میں مشغول ہو کہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی ان میں سے ایک کلمہ میں ہوئی ہے جو حضور کے ساتھ اپنے اوپر لازم کرے (یعنی حضور علیہ الصلواۃ والسلام کو حاضر ناظر جان کر) اس کی برکت اور صفائی کا مشاہدہ کرے گا اور ایک ہزار چار سو ولی کی ولایت کا حصہ پائے گا۔[2] واللہ ولی التوفیق۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے نزدیک الصلواۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے والے ولی ہیں اور ولیوں کی ولایت سے حصہ پانے والے۔ مگر تعجب ہے ان کے مریدوں وہابیوں، دیوبندیوں پر کہ یہ اُن پر شرک کی چھاپ لگائیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

---

[1]:- اوراد فتحیہ یعنی انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صہ ۱۸۱ و صہ ۱۸۲

[2]:- انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صہ ۱۴۲

۴۔ شاہ ولی اللہ محدث مذکور بارگاہ نبوت میں دست گدائی پھیلا کر یوں فریاد کرتے ہیں

ے وصلی علیک اللہ یا خیر خلقہ — ویا خیر مامول ویا خیر واہب

یعنی اے رحمت فرستد بر تو خدائے تعالیٰ اے بہترین خلق خدا اے بہترین کسیکہ امید او داشتہ شود و اے بہترین عطا کنندہ

(ترجمہ) اے بہترین خلق خدا اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت بھیجے اور اے بہترین امید کیے ہوئے اور اے بہترین عطا فرمانے والے۔

ے یا خیر من یرجی لکشف رزیۃ — ومن جودہ قد فاق جود السحائب

یعنی اے بہترین کسے کہ امید او داشتہ شود برائے ازالہ مصیبتے اے بہترین کسیکہ سخاوت او زیادہ است از باران ہا[1]

اور اے وہ بہترین کہ جن سے ازالہ مصیبت کیلئے امید کی جائے اور اے بہترین ان کے کہ جن کی سخاوت بارش سے زیادہ ہے،

۵۔ شاہ ولی اللہ کے فرزند ارجمند علمائے دیوبند اور وہابیہ کے مسلم امام شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بارگاہ مصطفوی میں اپنی عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہوئے یوں منادی ہوتے ہیں۔

ے یا صاحب الجمال ویا سید البشر — من وجھک المنیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ترجمہ:۔ اے حسن وجمال والے اور اے بشروں کے سردار۔ آپ کے چہرہ نور بخش سے چاند روشن کیا گیا کما حقہ آپ کی تعریف کرنا ممکن نہیں۔ مختصر قصہ یہ کہ خدا کے بعد آپ ہی بزرگ ہیں۔

ایک روز حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ عمر شباب میں مجھ کو ساٹھ ستر ہزار اشعار، عربی، فارسی اور ہندی کے یاد تھے، اب بھی گیارہ ہزار یاد ہوں گے۔ پھر آپنے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تصنیف کردہ (مذکورہ بالا) رباعی پڑھی[2]

---

[1] :۔ قصیدہ اطیب النغم مع شرح از شاہ ولی اللہ صـ ۲۲ ، مقام رسول ج ۱ صفحہ ۴۶ و صـ ۴۶۱

[2] :۔ کمالات عزیزی صـ ۳۷ و بستان المحدثین صـ ۳۵۲

۶۔ علمائے دیوبند کے مرکزی پیر روشن ضمیر حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کو حکم فرماتے ہیں۔

"الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ" (میرا ہر مرید) تین بار عروج و نزول کے طریقہ پر پڑھے[1]۔

۷۔ حاجی صاحب اپنے سلوک کے مریدوں کو یوں حکم فرماتے ہیں کہ میرا مرید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مثالیہ کا تصور کر کے درود شریف پڑھے (صورت مثالیہ کا معنی حاضر و ناظر اور سامع ہوتا ہے۔ تصور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور داہنی طرف "یا احمد" اور بائیں طرف "یا محمد" اور دل میں "یا رسول اللہ" ایک ہزار بار پڑھے۔ انشاء اللہ بیداری یا خواب میں (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی زیارت ہوگی[2]۔

۸۔ حضرت حاجی صاحب مہاجر مکی اپنے مریدین باصفا و باوفا کو زیارت سرکار کیلئے یوں حکم دیتے ہیں کہ عشا کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور خدا کی درگاہ میں جمال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حاصل ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے (یعنی انکو حاضر و ناظر جانے) "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" کی داہنے اور "الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ" کی بائیں اور "الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ" کی ضرب دل پر لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد طاق عدد میں جس قدر "اللہم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی

---

[1]: کلیات امدادیہ بیان مراتب ذکر ص ۸

[2]: کلیات امدادیہ ص ۳۵ و ص ۳۶

علیہ اللھم صل علیٰ محمد کما ھو اھلہ اللھم صل علیٰ محمد کما تحب و ترضاہ" اور سوتے وقت اکیس بار سورۂ نصر پڑھ کر آپ کے جمال مبارک کا تصور کرے اور درود شریف پڑھتے وقت سر قلب کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف داہنی کروٹ سے سوئے اور "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" پڑھ کر داہنی ہتھیلی پر دم کرے اور سر کے نیچے رکھ کر سوئے۔ یہ عمل شب جمعہ یا دوشنبہ کی رات کو کرے۔ اگر چند بار کرے گا انشاءاللہ تعالیٰ مقصد حاصل ہوگا۔[1] بقول حاجی صاحب "یارسول اللہ" کہنے والے کو زیارتِ رسول مقبول ہوگی۔ جاگتے ہوئے یا خواب میں۔ تو معلوم ہوا کہ یارسول اللہ کہنے والے آقا کی بارگاہ میں مقبول و محبوب ہیں اور ان کو سرکار کا دیدار ضرور ہوگا۔

۹۔ دیوبندیوں کے پیر حضرت حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ کوئی شخص الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے کچھ مضائقہ (حرج، پابندی) نہیں[2]

۱۰۔ پیشوائے علمائے دیوبند حضرت حاجی صاحب کی نعتیہ غزل کا ردیف "یارسول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوتا ہے۔

میں ہوں تمہارا تم میرے مختار یارسول — کر کے نثار آپ پر گھر بار یارسول
اور اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یارسول[3] — ہو آستانہ آپ کا امداد کی جبیں

حضرت حاجی صاحب نے اس غزل میں کلمہ "یارسول" کو چودہ بار ردیف بنا کر اپنے ایمان و عقیدت اور سرکار سے والہانہ محبت کا اظہار فرمایا ہے۔

۱۱۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں یوں فریادی ہوتے ہیں۔

ذرا چہرہ سے پردے کو اٹھاؤ یارسول اللہ — مجھے دیدار اپنا ٹک دکھاؤ یارسول اللہ

---

۱ : کلیات امدادیہ ص۵۰ و ص۵۱

۲ : کلیات امدادیہ ص۶ — ۳ کلیات امدادیہ گلزار معرفت ص۱۸۰

جہازِ امت کا حق نے کر دیا آپکے ہاتھوں ۔ بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسُول اللہ[1]

اس نعتیہ غزل میں دیوبندیوں کے پیر و مرشد نے چوبیس[24] بار حضور پرنور کو پکارا ہے اور ندا کی ہے۔ دیوبندیوں کے مولویو! لگاؤ فتویٰ حاجی صاحب اپنے پیر و مرشد پر، ورنہ پھر ایمان لاؤ "یا رسُول اللہ" پر اور کہو یا رسُول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲۔ حاجی صاحب موصوف کی فریادی "مناجات" دربارگاہ "سید السادات علیہ الصلوٰۃ والسلام ملاحظہ فرماویں۔

اے رسُول کبریا فریاد ہے	یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مُصطفےٰ فریاد ہے
آپ کی الفت میں میرا یا نبی	حال یہ ابتر ہوا فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل	اے مرے مشکل کشا فریاد ہے
چہرہ تاباں کو دکھلا دو مجھے	تم ملو اے نورِ خدا فریاد ہے
گردن و پا سے مرے زنجیر و طوق	یا نبی کیجئے جدا فریاد ہے
قید غم سے اب چھڑا دیجئے مجھے	یا شہ دوسرا فریاد ہے
یا نبی امداد کو در پر لو بُلا !	اس لئے صبح و مسا فریاد ہے[2]

اس مناجات میں اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آٹھ بار بطور فریاد اور آپ کو فریاد رس، حاجت روا، مشکل کشا، دافع البلاء جان کر ندا کی گئی اور آپ کو پکارا گیا۔ عقل کے اندھو، دین کے دشمنو! لگاؤ فتویٰ کفر و شرک، حاجی صاحب پر بھی۔

العیاذ باللہ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ سعیدی غفرلہٗ۔

۱۳۔ حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ حضور علیہ السلام کے ہجر و فراق میں مجبور ہو کر "مناجات"

---

[1] ۔ کلیات امدادیہ صـ ۱۸۰   [2] ۔ کلیات امدادیہ صـ ۲۲۳

دیگر میں یوں عرض کرتے ہیں۔

آپ کی فرقت نے مارا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ‏ دل ہوا غم سے دوپارا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
طالب دیدار ہوں، دکھلایئے ‏ روئے نورانی خدارا[1] یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اس مناجات میں بھی حضرت حاجی صاحب نے ۹ بار دافع البلاء، امام الانبیاء، علیہ التحیۃ والثناء کو پکارا ہے۔ اگر بالفرض بقول وہابیہ دیوبندیہ یہ ندا و پکار سوائے خداوند کے کسی کو شرک ہے یا قرآن و حدیث اور شرع کے خلاف تو علمائے دیوبند کے پیر مرشد، معلم، مدرس اور استاد کل مولانا حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سرکار ابد قرار محبوب کردگار کو کیوں "یا" سے پکارا؟ اس کو شرک و خلاف شرع کیوں نہ سمجھا؟ سچ فرمایا شیخ سعدیؒ نے ؎

ع۔ خر عیسیٰ اگر بمکہ رود ‏ چوں بیاید ہنوز خر باشد

۱۴۔ علمائے دیوبند کے پیر حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے جب دیوبندیوں کو "یا رسول اللہ" کے مسئلے پر الجھتے دیکھا تو یہ فتویٰ صادر فرما کر حق کا ساتھ دیا۔

"الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" بصیغہ خطاب (حاضر ہیں بعض (دیوبندی وہابی) لوگ کلام کرتے ہیں۔ یہ اتصال معنوی (وسعت علم و اتصال روحانی) پر مبنی ہے لہ الخلق والامر۔ عالم مقید بجہت و طرف و قرب و بعد وغیرہ نہیں۔ پس اس (ندائے بصیغہ خطاب) کے جواز میں شک نہیں[2]۔ یعنی بلا شک و شبہ "یا رسول اللہ" کہنا جائز ہے۔

۱۵۔ حاجی صاحب کے مرید اور دیوبند کے حکیم مولوی اشرف علی صاحب تھانوی عبارت مذکورہ کی تشریح میں لکھتے ہیں۔ یعنی جس کو اتصال معنوی ہے الکشف نصیب ہو (یعنی جو حضور کو حاضر و ناظر و سامع سمجھے تو) وہ اس قرب کے مکشوف ہونے پر "بلا واسطہ"

---

[1] ۱:- کلیات امدادیہ ص ۲۲۴

[2] ۲:- شمائم امدادیہ ص ۵۳۔ کلیات امدادیہ ص ۷۶، امداد المشتاق ص ۵۹ مولوی اشرف علی تھانوی۔

خطاب کر سکتا ہے ورنہ (حاضر وناظر نہ جاننے والا) یوں سمجھ لے کہ ملائکہ پہنچادیں گے[۱]
بہر کیف "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھنا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے نزدیک بھی جائز ہوگیا۔ ۱۲ منہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ

۱۶۔ صد سالہ قوم دیوبند کے بانیوں، مولویو اور پیروں کے پیر روشن ضمیر۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ ندائے غیر اللہ کے بارے میں فتویٰ صادر فرمانے میں فیصلہ سناتے ہیں۔

"اس میں تحقیق یہ ہے کہ ندا کے مقاصد و اغراض مختلف ہوتے ہیں۔ کبھی محض اظہار شوق کبھی تحسر" کبھی منادیٰ کو سنانا، کبھی اس کو پیغام پہنچانا، سو مخلوق غائب کو پکارنا، اگر محض واسطے تذکرہ اور شوق وصال اور حسرت فراق کے ہے جیسے عاشق اپنے محبوب کا نام لیا کرتے ہیں اور اپنے دل کو تسلی دیا کرتے ہیں اس میں تو کوئی گناہ نہیں، مجنوں کا قصہ مثنوی میں مذکور ہے۔

دید مجنوں را یکے صحرا نورد — در بیابان غمش بنشستہ فرد
ریگ کاغذ بود انگشتاں قلم — مے نمودے بہر کس نامہ رقم
گفت اے مجنوں شیدا چیست ایں — مے نویسی نامہ بہر کیف ایں
گفت مشق نام لیلےٰ میکنم — خاطر خود را تسلی مے دہم

ایسی ندا صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے بکثرت روایات میں منقول ہے کمالا تخفی علی المتبحر المتسع النظر" اور اگر مخاطب کا اسماع و سنانا مقصود ہے تو اگر تصفیہ باطن سے منادی کا مشاہدہ کر رہا ہے تو بھی جائز ہے اور اگر مشاہدہ نہیں کرتا۔ لیکن

---

[۱] امداد المشتاق ص ۵۹

سمجھتا ہے کہ فلاں ذریعہ سے اس کو خبر پہنچ جاوے گی اور وہ ذریعہ ثابت بالدلیل ہو۔ تب بھی جائز ہے (دلیل) مثلاً ملائکہ کا درود شریف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچانا، احادیث سے ثابت ہے اس اعتقاد سے اگر کوئی الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" (صلی اللہ علیہ وسلم) کہے کچھ مضائقہ نہیں اور اگر نہ مشہود ہو نہ پیغام پہنچانے کا کوئی ذریعہ دلیل سے موجود ہو۔ وہ ندا ممنوع ہے، مثلاً کسی ولی کو دور سے ندا کرنا اس طرح کہ اس کو سنانا منظور ہے اور وہ رو برو نہیں نہ ابھی تک اس شخص کو یہ امر ثابت ہوا کہ ان کو کسی ذریعہ سے خبر پہنچے گی یا ذریعہ متعین کیا۔ مگر اس پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں۔ یہ اعتقاد افتراً علی اللہ اور دعویٰ علم غیب ہے بلکہ مشابہ شرک کے ہے مگر بے دھڑک اس کو شرک و کفر کہہ دینا جرأت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اگر اس بزرگ کو خبر پہنچاوے ممکن ہے اور ممکن کا اعتقاد شرک نہیں مگر چونکہ امکان کو وقوع لازم نہیں اس لئے ایسی ندائے لایعنی کی اجازت نہیں ہے۔ البتہ جو ندا نص میں وارد ہے مثلاً یا عباد اللہ اعینونی[۱]۔ وہ باتفاق جائز ہے اور یہ تفصیل حق عوام میں ہے اور جو اہل خصوصیت ہیں ان کا حال جدا ہے اور حکم بھی جدا۔ ان کے حق میں یہ فعل عبادت ہو جاتا ہے۔ جو خاص میں سے ہو گا خود سمجھ لے گا۔ بیان کی حاجت نہیں۔ یہاں سے معلوم ہو گیا حکم وظیفہ[۲] "یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ"۔ کا (یعنی یہ بھی جائز ہے) لیکن اگر شیخ کو متصرف حقیقی سمجھے تو "منجر الی الشرک" (تو شرک کی طرف تجاوز) ہے ہاں اگر وسیلہ و ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن ہو کر پڑھے کچھ حرج (شرک) نہیں۔ یہ تحقیق ہے اس مسئلے میں۔ اب بعض علماء[۱] (دیوبندی مرید) اس خیال سے کہ عوام فرق مراتب نہیں کرتے۔ اس ندا سے منع کرتے

سلہ :- الکلم الطیب صفحہ ۵۸ لابن تیمیہ، تاج کمپنی۔ حصن حصین صفحہ ۲۲ و صفحہ ۱۴۵ الامام محمد الجزری۔

سلہ :- کلیات امدادیہ (فیصلہ ہفت مسئلہ) صفحہ ۷۶ و صفحہ ۷۷

ہیں۔ ان (مولویوں) کی نیت بھی اچھی ہے۔ 'انما الاعمال بالنیات" مگر مصلحت یوں ہے کہ اگر ندا کرنے والا (مسلمان) سمجھدار ہو تو اس پر حُسنِ ظن کیا جاوے (اور نہ روکا جاوے) اور محض عامی جاہل ہو تو اس سے دریافت کیا جاوے اور کسی وجہ سے اصل عمل سے منع کرنا مصلحت ہو تو بالکل روک دیا جاتے۔ لیکن ہر موقع پر۔ اصل عمل (یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ) سے منع کرنا مفید نہیں ہوتا۔ ایک بات کہ وہ بھی بہت جگہ کار آمد ہے یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عمل فاسد میں مبتلا ہو اور قرائن قویہ سے یقین ہو کہ یہ شخص اصل عمل کو ترک نہ کرے گا تو اس موقع پر نہ اصل عمل کے ترک کرنے پر اس کو مجبور کرے کہ بجز فساد و عناد کوئی ثمرہ نہیں۔ نہ اس کو بالکل مہمل و مطلق العنان چھوڑ دے کہ شفقت و اخوت اسلامی کے خلاف ہے بلکہ اصل عمل (یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ) کی اجازت دیکر اس میں جو خرابی ہو اس کی اصلاح کر دے کہ اس میں امید قبول اغلب ہے۔

۱۷۔ آج سے تقریباً سو سال پہلے مسلک دیوبند اور مدرسہ دیوبند کی بنیاد رکھنے والے صدسالہ دیوبندی مذہب کے بانی قاسم العلوم والخیرات مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی "دیوبند" میں بیٹھ کر "سرکار" کی بارگاہ میں فریاد ندامع الحاضر والناظر کرتے ہیں۔

~ جو انبیاء ہیں وہ آگے تیری نبوت کے ۔۔۔ کریں ہیں اُمتی ہونے کا "یا نبی" اقرار
کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اسلام ۔۔۔ کرے گا "یا نبی اللہ" کیا مرے یہ پکار
مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا ۔۔۔ نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار[۲]

۱۸۔ دیوبندیوں کے قطب اور ان کے امام اعظم مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی لکھتے ہیں " اگر اس کلمہ (الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ) کو درود شریف کے ضمن میں کہے

---

[۱]:-

[۲]:- قصائد قاسمی صفحہ ۶، ۷، ۸۔

ندا کرتے ہیں۔

یا شَفِیعَ الْعِبَادِ خُذْ بِیَدِیْ	اَنْتَ فِی الْاِضْطِرَارِ مُعْتَمَدِیْ
دست گیری کیجئے میرے نبی	کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی
لَیْسَ لِیْ مَلْجَاءٌ سِوَاکَ اَغِثْ	مَسَّنِیَ الضُّرُّ سَیِّدِیْ سَنَدِیْ
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ	فوج کلفت مجھ پہ غالب ہوئی
غَشَّنِیَ الدَّھْرُ یَا بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ	کُنْ مُغِیْثًا فَاَنْتَ لِیْ مَدَدِیْ
ابن عبد اللہ زمانہ ہے خلاف	اے میرے مولا خبر لیجئے میری
یا رسولَ الْاِلٰہِ یَا بُدَّکَ لِیْ	مِنْ غَمَامِ الْغُمُوْمِ مُلْتَحَدْ[۱]
میں ہوں بس اور آپ کا دریا رسول	ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی[۲]

۲۰۔ نیز تھانوی صاحب نے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ[۳] کو تیرہ بار ذکر فرما کر السلام ۔ علیک ۔ ایہا النبی ۔ یعنی یا نبی سلام علیک کے جواز کی شہادت پیش فرما کر مسلک حقہ اہل سنت کی تائید کی ہے۔ شہنشاہ حکمت مولوی تھانوی صاحب گئے ، مر ، اور مریضان دیوبند کے معدے گئے بگڑ ، علاج صحیح نہ ہو سکا۔ پرانا نسخہ جو ہر لحاظ سے مفید تھا راس نہ آیا۔ جب بھی مریضوں نے "یا رسول اللہ" سنا تو فوراً بدہضمی کا شکار ہو گئے۔ کفر کے گندے جراثیم کی ڈکاریں آنا شروع ہو گئیں ، تو "پنڈت نہرو" کراؔڑ و ہندو گاندھی پر سلام[۴] پڑھنے لگے اور "یا رسول اللہ" علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھنے پر کفر و شرک کا فتویٰ لگا کر صد سالہ جشن دیوبند میں اندرا گاندھی اور اس کے بیٹے سنجے گاندھی کے لئے قیام[۵] تعظیمی کر کے ان کی دعوتیں[۶] کھا کر اپنی عقیدت و محبت اور مثل ہونے کا اظہار کیا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

---

۱ :۔ نشر الطیب صہ ۱۹۴ ۔ ۲ :۔ نشر الطیب صہ ۱۹۴ ۔ ۳ نشر الطیب صہ ۲۲۳ و صہ ۲۲۴

۴ :۔ دیوبندی مذہب بحوالہ ۔ ۵ :۔ روئیداد صد سالہ جشن دیوبند صہ ۔ ۶ :۔ امروز اخبار

۲۱۔ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا یہ واقعہ منکرین "یا رسول اللہ" کے حرمان و خذلان کا باعث ہے۔

واقعہ یوں ہے کہ (کسی ولی کے انتقال کے بعد) ان کے چہرے سے کپڑا اٹھایا گیا تو وہ یہ کہہ رہے تھے کہ محمد رسول اللہ نبی امی خاتم النبیین "ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ یہ پہلی کتاب میں ہے۔ پھر کہا سچ فرمایا۔ سچ فرمایا۔ پھر کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ السلام علیکم یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور پھر ویسے ہی مردہ ہو گئے جیسے کہ تھے[1]۔

محصلہ چند باتیں۔

(۱)۔ اولیاء اللہ کا بعد از وصال بولنے پر طاقت رکھنا۔

(۲) سرکار آخری نبی ہیں بعد از وفات بھی یہی عقیدہ ضروری ہے۔

(۳)۔ وفات کے بعد بھی یا رسول اللہ کہنے کا تصور رکھنا چاہیئے۔

(۴)۔ ولیوں، مسلمانوں کی علامت یہی ہے کہ وہ "یا رسول اللہ" کہیں۔

۲۲۔ حافظ سید عنایت علی شاہ خلیفہ مجاز مولوی اشرف علی صاحب تھانوی "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" کے جواز کے قائل ہیں[2]۔

۲۳۔ علمائے دیوبند کے ملجا، (جائے پناہ) اور دائرہ تحقیق کے مرکز وحید عصر شیخ ہند کے جانشین مولوی حسین احمد صاحب صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند تحریر فرماتے ہیں کہ پانچ طریقوں سے "یا رسول اللہ" پڑھنا جائز ہے۔

" مسئلہ نداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہابیہ مطلقاً منع کرتے ہیں۔ اور یہ (دیوبندی) حضرات نہایت تفصیل فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لفظ یا رسول اللہ علیہ السلام

---

[1]:۔ علمائے دیوبند اور وہابیہ کے امام مولوی ابن قیم الجوزی لکھتے ہیں کہ حضور پُر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام حضرت زید بن خارجہ وہ ہیں کہ "الذی تکلم بعد الموت" وفات کے بعد بھی بول پڑے۔ جلاء الافہام عربی ص۱۱

[2]:۔ جمال الاولیا ص۳۹ [3]:۔ باغ جنت ص۳۸۶

اگر بلا لحاظ معنی ایسی طرح نکلا ہے جیسے لوگ بوقت مصیبت و تکلیف ماں اور باپ کو پکارتے ہیں تو بلا شک جائز ہے۔ علیٰ ہٰذالقیاس اگر بلحاظ معنی درود شریف کے ضمن میں کہا جاوے گا تو بھی جائز ہوگا۔ علیٰ ہٰذالقیاس اگر کسی سے غلبہ محبت و شدت وجد و توفر عشق میں نکلا ہے تب بھی جائز ہے اور اگر اس عقیدہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اپنے فضل و کرم سے ہماری نداء کو پہنچا دے گا۔ اگرچہ بروقت پہنچا دینا ضروری نہ ہوگا مگر اس امید پر وہ ان الفاظ کو استعمال کرتا ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ علیٰ ھٰذالقیاس اصحاب ارواح طاہرہ و نفوس ذکیہ جن کو بعد مکانی اور کثافت جسمانی اپنے عرائض کی تبلیغ مانع نہ ہوں۔ اس میں بھی کوئی قباحت نہیں"۔ مگر ہر دو طریقہ اخیرہ میں عوام کے سامنے نہ کرنا چاہیئے کیونکہ وہ اپنی کم فہمی کے باعث سے حضور اکرم علیہ السلام کی نسبت یہ عقیدہ ٹھہرا لیتے ہیں کہ جیسے جناب باری عزّ اسمہٗ پر جملہ اشیاء ظاہریہ و باطنیہ مخفی نہیں اور ہر جگہ کہ جملہ امور اس کے نزدیک حاضر و معلوم و مسموع ہیں اسی طرح رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تمام اشیاء معلوم ہیں اور آنجناب کو عالم الغیب خیال کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ عالم الغیب و الشہادہ ہونا صفات مخصوصہ جناب باری عزّ اسمہٗ سے ہے اور اس طرح ندا کرنا حضور علیہ السلام کو بایں اعتقاد کہ آپ کو ہر منادی کی ندا کی خبر ہو جاتی ہے ناجائز ہے۔ وہابیہ خبیثہ یہ صورت نہیں نکالتے اور جملہ انواع کو منع کرتے ہیں[1]۔

۲۵۔ علمائے دیوبند کے مرحوم مفتی مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی سلام پڑھنے کا طریقہ یُوں تحریر کرتے ہیں۔

"اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو چیزوں کا حکم دیا ہے۔ ایک صلواۃ۔ دوسرے سلام۔ سلام کا طریقہ تو التحیات میں ہمیں بتلا دیا گیا ہے۔ السلام علیک

---

[1]۔ الشہاب الثاقب صفحہ ۶۴ و صفحہ ۶۵ مطبوعہ اعزازیہ دیوبند۔

ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ[1]۔ اقول وباللہ التوفیق۔ السلام علیک ایھا النبی الخ

کا معنی ہوتا ہے۔ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر سلام ہو جیو اور اللہ کی رحمت اور اس

کی برکتیں (ترجمہ از مولوی خیر محمد جالندھری دیوبندی نماز حنفی ص ۳۵)

جب یہ معنی تصور کر کے بطور انشاء نماز میں مخاطب ہو کر "یا" ندائیہ کے ساتھ سلام

پڑھنا جائز ہے تو نماز کے باہر کیوں شرک ہے جبکہ فرمان ایزدی ہے کہ میرے محبوب

پر سلام پڑھو اور سلام پڑھنے کا طریقہ التحیات والا ہے تو نماز کے باہر بھی جائز ہے

اگر شرک کہا جائے تو عجیب شرک ہے کہ نماز میں شرک کر لو اور نماز کے باہر سلام نہ پڑھو

پھر طرفہ یہ کہ ہر مسلمان معلم، متعلم کو التحیات پڑھاتا سکھاتا ہے تو اس صورت میں نہ کوئی استاذ

شرک سے بچا نہ ہی شاگرد۔ نہ دیوبندی بچے اور نہ ہی وہابی۔ غضب ہو گیا کیسی نماز اور کیسی

التحیات کہ سب کو مشرک کر ڈالا (العیاذ باللہ۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ

علیہ وسلم سے بغض و حسد کا نتیجہ ہے اور اسی کا نام ہے دیوبند کی الٹی منطق۔

"یارسول اللہ" پڑھنے سے کون چڑتے ہیں

صدر مدرس مدرسہ دیوبند مولوی حسین احمد صاحب ٹانڈوی ثم مدنی لکھتے ہیں۔

"وہابیہ عرب (و عجم) کی زبان سے بارہا سنا گیا ہے کہ "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ"

کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین (مکہ و مدینہ کے لوگوں) پر سخت تفرین (لعنت وملامت)

اس نداء (یارسول اللہ) اور خطاب (الصلوٰۃ والسلام علیک) پر کرتے ہیں اور اُن (مسلمانانِ

مکہ و مدینہ) کا استہزاء (ٹھٹھا کرنا) اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے

مقدس (دیوبندی) بزرگان دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب

(الصلوٰۃ والسلام علیک) اور نداء (یارسول اللہ) کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور

---

[1] ۔ ذکر اللہ درود وسلام ص ۲۶

اپنے متعلقین (دیوبندیوں) کو اس (الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے) کا امر (حکم) کرتے ہیں اور اس تفصیل کو (بطور پڑھنے کے) مختلف تصانیف وفتاوی میں ذکر فرمایا ہے ـــــ وہابیہ نجدیہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ "یارسول اللہ" (صلی اللہ علیہ وسلم) میں استعانت بغیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے اور یہ وجہ بھی ان کے نزدیک سبب مخالفت کی ہے حالانکہ یہ اکابر (مولوی محمد قاسم دیوبندی، مولوی رشید احمد دیوبندی، مولوی اشرف علی دیوبندی، مولوی خلیل احمد دیوبندی وغیرہ) مقدسان دین متین اس کو ان اقسام استعانت میں سے شمار نہیں کرتے جو کہ مستوجب شرک یا باعث مخالفت ہو ـــــ اسی وجہ سے ندار بلفظ "یارسول اللہ" اور خطاب (الصلوٰۃ والسلام علیک) حاضرین مسجد نبوی وبارگاہ مصطفوی کے واسطے جائز ومستحب فرماتے ہیں اور وہابیہ وہاں بھی منع کرتے ہیں دو وجہ سے اوّلاً، یہ کہ استعانت بغیر اللہ تعالیٰ ہے اور دوم یہ کہ ان (وہابیہ خبیثہ) کا اعتقاد یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے واسطے حیات فی القبور ثابت نہیں بلکہ وہ بھی مثل دیگر مسلمین کے متصف بالحیوٰۃ البرزخیہ اسی مرتبہ سے ہیں۔ پس جو حال دیگر مومنین کا ہے وہی ان کا ہوگا۔ یہ جملہ عقائد ان (وہابیوں) کے ان لوگوں پر بخوبی ظاہر وباہر ہیں جنہوں نے دیار نجد عرب کا سفر کیا ہو یا حرمین شریفین میں رہ کر ان لوگوں سے ملاقات کی ہو یا کسی طرح ان کے عقائد پر مطلع ہوا ہو۔ یہ لوگ جب مسجد شریف نبوی میں آتے ہیں تو نماز پڑھ کر نکل جاتے ہیں اور روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام ودعا وغیرہ پڑھنا مکروہ وبدعت شمار کرتے ہیں ۔انہی افعال خبیثہ واقوال واہیہ کی وجہ سے اہلِ عرب (اہل سنت) کو ان (وہابیوں خبیثوں) سے نفرت بے شمار ہے۔

وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ وسلام ودرود برخیر الانعام علیہ السلام اور قرات دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ وقصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے و ورد بنانے کو سخت قبیح ومکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی

طرف منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً ؎

یا اشرف الخلق مالی من الوذ بہ　　سواک عند حلول الحادث العمم

اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ پکڑوں بجز تیرے بروقت نزول حوادث" حالانکہ ہمارے (دیوبندی) مقدس بزرگان دین اپنے متعلقین کو دلائل الخیرات وغیرہ کی سند دیتے رہے ہیں اور ان کو کثرت درود وسلام و تحزیب و قرأت دلائل وغیرہ کا امر (حکم) فرماتے رہے ہیں۔ ہزاروں کو مولانا گنگوہی و مولانا نانوتوی نے اجازت عطا فرمائی اور مدتوں خود بھی پڑھتے رہے ہیں اور مولانا نانوتوی مثل شعر بردہ فرماتے ہیں

؎ مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا　　نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار

جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا　　بنے گا کون ہمارا تیرے سوا غمخوار

مولانا ذوالفقار علی دیوبندی نے فہم عوام کے واسطے قصیدہ بردہ کی اردو میں شرح فرمائی اور اس کو باعث سعادت خیال فرمایا۔ غرض ہمیشہ یہ جملہ (دیوبندی) اکابران سب "یارسول اللہ" قصیدہ بردہ قصیدہ ہمزیہ۔ دلائل الخیرات وغیرہ) کی قرأت وغیرہ کی اجازت دیتے رہے[1]۔

صدر علمائے کانگریس و دیوبند مولوی حسین احمد صاحب مدنی، ٹانڈوی اپنی تحقیق کا نتیجہ لکھتے ہیں۔

الحاصل ثابت ہو گیا کہ جب تک منادیٰ (جس کو پکارا گیا ہے) میں صفات الوہیت یعنی علم غیب ذاتی اور سماع ذاتی تسلیم کر کے ندا، نہ کی جائے۔ محض ندا سے اور "یارسول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم کہنے سے یا" یا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کہنے سے شرک نہیں لازم آتا اور نہ ان کا معبود بننا[2]۔

---

[1]:۔ الشہاب الثاقب ص۶۵ م۶۶

[2]:۔ الشہاب الثاقب ص۶۵

دیوبند کے قطب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی سے کسی نے سوال کیا کہ "پڑھنا ان اشعار کا ؎

یارسول اللہ انظر حالنا یا نبی اللہ اسمع قالنا

اننی فی بحر ھم مغرق خذ یدی سھل لنا اشکالنا

یا یہ شعر قصیدہ بردہ کا پڑھنا ؎

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ سواک عند حلول الحادث العمم

اور اسی قسم کے اشعار نعتیہ واستمدادیہ، منسوب مولانا جامی و دیگر علماء ہیں اور شاید اشعار مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، مولانا محمد قاسم صاحب کے بھی بطور قصیدہ نعتیہ متضمن اشعار استمدادیہ ہیں۔ پس یہ اشعار استعانت استغاثہ بغیر اللہ تعالیٰ کے خواہ ضمن نعت میں تبعاً خواہ تنہا مستقل بطور وظیفہ یا کسی اور نیت سے جائز ہیں یا مستحب یا ممنوع اور شرک ہیں۔ اگر ناجائز اور شرک ہیں تو ان کے مصنفوں کے حق میں کیا کہا جائے گا کہ وہ اکابر دین تھے اور پیشوائے اہل یقین الخ۔

جواب: یہ خود معلوم آپ کو ہے کہ ندا رغیر اللہ دور سے شرک حقیقی جب ہوتا ہے کہ ان کو عالم سامع مستقل عقیدہ کرے، ورنہ شرک نہیں۔ مثلاً یہ جانے کہ حق تعالیٰ ان کو مطلع فرمادیگا۔ یا باذنہٖ تعالیٰ انکشاف انکو ہو جائیگا۔ یا باذنہٖ تعالیٰ ملائکہ پہنچا دیں گے جیسا کہ درود کی نسبت وارد ہے یا محض شوقیہ کہتا ہو محبت میں یا عرض حال اور محل تحسّر اظہار حسرت وحرمان میں کہ ایسے مواقع میں اگرچہ کلمات خطابیہ بولتے ہیں لیکن ہرگز نہ مقصود اسماع ہوتا ہے نہ عقیدہ۔ پس انہیں اقسام سے کلمات مناجات واشعار بزرگان کے ہوتے ہیں کہ فی حد ذاتہ نہ شرک نہ معصیت، مگر ہاں بوجہ موہم ہونے کے ان کلمات کا مجامع میں کہنا مکروہ ہے کہ عوام کو ضرر ہے اور فی حد ذاتہ ابہام بھی ہے[1]۔ الخ

---

[1] فتاوی رشیدیہ ص

غیر مقلدوں کا فتویٰ

علمائے غیر مقلدین کے پیشوا اور فرقہ غیر مقلد کے مربّی مولوی وحید الزمان صاحب عقائد غیر مقلدین کی ترجمان کتاب "ہدیۃ المہدی" میں لکھتے ہیں۔

"ما نقوله للعامة يا رسول الله او يا علی او يا غوث فيهم النداء لا نحكم بشركهم وكيف وقد نادى رسول الله صلى الله عليه وسلم قتلى بدر يا فلاں بن فلاں ويا فلاں بن فلاں وورد فی حديث عثمان بن حنيف يا محمد انی اتوجه بك الی ربی وورد فی الحديث يا عباد الله اعينونی"[ا]۔

ترجمہ:۔ جو کچھ عام لوگ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یا علی (رضی اللہ عنہ) یا غوث اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) پکارتے ہیں تو صرف اس پکار کی وجہ سے ہم انہیں شرک نہیں کہہ سکتے اور یہ (حکم شرک) کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقتولین بدر کو نام لیکر پکارا ہے اور حضرت عثمان بن حنیف (صحابی) کی حدیث میں لفظ "یا محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) انی اتوجہ بک الی ربی موجود ہے۔ ایک اور حدیث میں یا عباد اللہ اعینونی (اے اللہ کے بندو میری مدد کرو) بھی وارد ہے۔

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیأ للہ پڑھنا

بزرگان دیوبند کے قطب مولوی رشید احمد صاحب گنگوھی اپنے فتاوی میں لکھتے ہیں اس (یا شیخ عبد القادر جیلانی شیأ للہ) کا ورد کرنا بندہ جائز نہیں جانتا۔ اگرچہ شرک نہیں۔ اور اس عقیدے سے پڑھنا کہ شیخ کو حق تعالیٰ اطلاع کر دیتا ہے اور باذنہ تعالیٰ (یعنی اللہ کے حکم سے) شیخ حاجت براری کر دیتے ہیں یہ بھی شرک نہ ہوگا۔ باقی (یا شیخ عبد القادر جیلانی شیأ للہ پڑھنے والے) مومن کی نسبت بدظن ہونا بھی معصیت (گناہ) ہے اور جلدی سے

ا۔ ہدیۃ المہدی صـ ۲۴

کسی (پڑھنے والے) کو کافر و مشرک بنا دینا بھی غیر مناسب ہے[1]۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی مرشد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فرماتے ہیں۔ "جو ندا نص میں وارد ہے۔ مثلاً یا عباد اللہ اعینونی" وہ باتفاق (دیوبندی و بریلوی) جائز ہے اور یہ تفصیل حق عوام میں ہے۔ یہاں سے معلوم ہو گیا حکم وظیفہ "یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ" کا ـــ ہاں اگر وسیلہ و ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن ہو کر پڑھے کچھ حرج نہیں ہے[3]۔

مولوی حسین علی صاحب واں بھچروی (جو مولوی غلام خاں کے استاذ اور مولوی رشید احمد گنگوہی کے شاگرد ہیں) کے پیر روشن ضمیر اور مرشد ارشد حضرت مولانا خواجہ محمد عثمان صاحب، دامانی نقشبندی مجددی احمدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت لعل شاہ صاحب حج پر گئے تو مدینہ منورہ میں ایک جماعت دیکھی ان کا پیر بھی ان کے ساتھ تھا۔ وہ حلقہ بنا کر چکر لگاتے اور ہاتھ پر ہاتھ مارتے اور پڑھتے۔ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ، پیر صاحب ایک مرید کی طرف توجہ فرماتے۔ وہ حق حق کی ضرب لگاتا (اور مدہوش ہو جاتا) باقی چکر لگاتے رہتے یونہی باری باری ہوتا اور تمام مریدوں پر (پیر صاحب) توجہ ڈال لیتے۔ (خواجہ صاحب فرماتے ہیں لعل شاہ کو) میں نے کہا کہ وہ طریقہ قادریہ رکھتے ہیں[4]۔ ملخصاً۔

---

[1]:۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۶۸ — [2]:۔ الکلم الطیب ص لابن تیمیہ وحصن حصین شریف ص

[3]:۔ کلیات امدادیہ ص ۷۷ — [4]:۔ مجموعہ فوائد عثمانی فارسی ص ۲۷

کسی (پڑھنے والے) کو کافر و مشرک بنا دینا بھی غیر مناسب ہے۔[۱]

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی مرشد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فرماتے ہیں۔ "جو ندا نص میں وارد ہے۔ مثلاً یا عباد اللہ اعینونی" وہ باتفاق (دیوبندی و بریلوی) جائز ہے اور یہ تفصیل حق عوام میں ہے۔ یہاں سے معلوم ہو گیا حکم وظیفہ "یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ" کا ـــ ہاں اگر وسیلہ و ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن ہو کر پڑھے کچھ حرج نہیں۔[۳]

مولوی حسین علی صاحب واں بھچروی (جو مولوی غلام خاں کے استاذ اور مولوی رشید احمد گنگوہی کے شاگرد ہیں) کے پیر روشن ضمیر اور مرشد ارشد حضرت مولانا خواجہ محمد عثمان صاحب، دامانی نقشبندی مجددی احمدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت لعل شاہ صاحب حج پر گئے تو مدینہ منورہ میں ایک جماعت دیکھی ان کا پیر بھی ان کے ساتھ تھا۔ وہ حلقہ بنا کر چکر لگاتے اور ہاتھ پہ ہاتھ مارتے اور پڑھتے۔ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ، پیر صاحب ایک مرید کی طرف توجہ فرماتے۔ وہ حق حق کی ضرب لگاتا اور مدہوش ہو جاتا، باقی چکر لگاتے رہتے یونہی باری باری ہوتا اور تمام مریدوں پر (پیر صاحب) توجہ ڈالتے۔ (خواجہ صاحب فرماتے ہیں لعل شاہ کو) میں نے کہا کہ وہ طریقہ قادریہ رکھتے ہیں۔[۴] ملخصاً۔

۱:۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۶۸ ؎ ۲:۔ الکلم الطیب ص لابن تیمیہ و حصن حصین شریف ص

۳:۔ کلیات امدادیہ ص ۷۷ ؎ ۴:۔ مجموعہ فوائد عثمانی فارسی ص ۲۷